سورۂ فاتحہ

(فضائل اور مضامین)

26-May-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

26 مئی، 2022ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

سورۂ فاتحہ (فضائل اور مضامین)

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...سورۂ فاتحہ افضل ترین سورت ہے
- ...دُعائیں قبول ہونے کا وظیفہ
- ...سونے سے پہلے سورۂ فاتحہ پڑھنے کی فضیلت
- ...سورۂ فاتحہ کے مضامین کا بیان

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ صبح کے وقت اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ علیہِ وآلہٖ وسلَّم کے پُرنور چہرے پر خوشی کے آثار تھے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا: اللہ پاک نے پیغام بھیجا ہے: اے محبوب صلی اللہُ علیہِ وآلہٖ وسلَّم! آپ کا جو اُمَّتی آپ پر ایک مرتبہ دُرود پڑھے گا، میں اس کے لئے 10 نیکیاں لکھوں گا، اُس کے 10 گُناہ مٹادوں گا، 10 درجات بلند فرماؤں گا اور اتنی ہی رحمت بھیجوں گا۔ (1)

اُن پر درود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں | اُن پر سلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے (2)

وضاحت: وہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ علیہِ وآلہٖ وسلَّم جن کو بے سہاروں کا سہارا کہا جاتا ہے، جو ہر بے خبر کی خبر رکھنے والے ہیں، ان پر درود اور سلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّيَّةُ الصَّادِقَةُ سچی نیت اَفضل ترین عمل ہے۔ (3)

(1)... مُسْنَد اَحمد، جلد: 5، صفحہ: 509، حدیث: 16352۔
(2)... حدائقِ بخشش، صفحہ: 209۔
(3)... جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنّت میں داخل کروا دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ❁ عِلْمِ دِین سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ کریم کی اَفضل ترین سُورت

حضرت ابو سعید بن مُعَلّٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہ صحابیٔ رسول ہیں، آپ فرماتے ہیں: ایک روز میں نماز پڑھ رہا تھا، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم میرے قریب سے گزرے، آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے آواز دی، میں چونکہ نماز پڑھ رہا تھا، لہٰذا فوراً حاضِر نہ ہو سکا، جلدی سے نماز مکمل کی، پھر بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا، اس پر سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہیں کس چیز نے میرے پاس آنے سے روکا؟ میں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں نماز پڑھ رہا تھا اس لئے حاضر نہ ہو سکا۔ آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا اللہ پاک نے یہ نہیں فرمایا؟

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْۚ (پارہ:9، سورۂ انفال:24)	ترجمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو اللہ و رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔

یہ آیت تلاوت کرنے کے بعد اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا میں مسجد سے باہَر جانے سے پہلے پہلے تمہیں قرآنِ کریم کی سب سے عظمت والی سُورت نہ سکھاؤں؟ پھر آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، جب مسجد سے باہَر تشریف

لے جانے لگے تو میں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم! آپ نے قرآنِ کریم کی سب سے عظمت والی سُورت سکھانے کا فرمایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ہاں! اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (یعنی پُوری سورۂ فاتحہ)، یہ قرآنِ کریم کی سب سے عظمت والی سُورت ہے اور یہی سَبْعِ مَثانی (یعنی بار بار پڑھی جانے والی 7 آیات کی سورت) ہے جو مجھے عطا کی گئی۔ (1)

اسی طرح کی ایک روایت حضرت اُبَی بن کَعب رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے، حضرت اُبَی بن کَعب رضی اللہ عنہ ایک دِن نماز پڑھ رہے تھے، پیارے آقا، دو عالَم کے داتا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے انہیں آواز دی۔ آپ چونکہ نماز پڑھ رہے تھے، لہٰذا جواب نہ دیا، پھر جلدی سے نماز مکمل کی اور بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو گئے، پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے اُبَی! تمہیں کس چیز نے میرے پاس آنے سے روکا؟ عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم! میں نماز پڑھ رہا تھا اس لئے حاضِر نہیں ہو سکا۔ فرمایا: کیا تم نے کلامِ اِلٰہی کی یہ آیت نہ پڑھی:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْۚ (پارہ:9، سورۂ انفال:24)	ترجمہ کنزُالایمان: اے ایمان والو اللہ و رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔

عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم میں نے یہ آیت پڑھی، آئِندَہ ایسا نہیں کروں گا (یعنی آئِندَہ نماز میں بھی ہوا تو بُلانے پر فوراً حاضِر ہو جایا کروں گا)۔ اب اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا میں تمہیں قرآنِ مجید کی ایسی سُورت سکھاؤں کہ اس کی مثل سُورت نہ تورات میں اُتری، نہ انجیل میں، نہ زبور میں اور نہ ہی قرآنِ مجید کی

---

1 ...بخاری، کتاب التفسیر، صفحہ:1178، حدیث:4703۔

باقی سُورتوں میں ایسی کوئی سُورت ہے؟ عرض کیا: کیوں نہیں (یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ضرور سکھا دیجئے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نماز میں کیا تلاوت کرتے ہو؟ اس پر حضرت اُبی بن کَعب رضی اللہ عنہ نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت شروع کر دی، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، بے شک یہی وہ سُورت ہے کہ اس کی مثل سُورت نہ تورات میں ہے، نہ انجیل میں ہے، نہ زبور میں اور نہ ہی قرآنِ کریم کی باقی سُورتوں میں، بے شک یہی سَبْعِ مَثانی (یعنی بار بار پڑھی جانے والی 7 آیات کی سورت) ہے۔(1)

اَصْلُ الاُصُول بندگی اس تاجوَر کی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ان دونوں واقعات سے ایک بہت ایمان افروز اور عشق بھرا مدنی پھول سیکھنے کو ملا، وہ یہ کہ اگر عین نماز کی حالت میں اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کو یاد فرمائیں تو نماز جتنی پڑھ لی ہے، وہیں چھوڑ کر فوراً بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو جانا واجِب ہے۔

اللہ اکبر! اس سے معلوم ہوا؛ بے شک نماز بھی افضل عبادت ہے مگر نور والے آقا، محبوبِ خُدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خِدمت میں حاضری اس سے بھی زیادہ اَہَم و اَفْضَل ہے۔ عُلَما فرماتے ہیں: دورانِ نماز اگر رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یاد فرمائیں، بندہ نماز کو وہیں چھوڑ کر حاضِر ہو جائے تو اس کی نماز ٹوٹے گی نہیں بلکہ وہ جتنی دیر رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خِدمت میں حاضِر رہے گا، وہ وقت بھی نماز ہی میں شُمار ہو گا، پھر خدمتِ اَقْدس سے فارِغ ہو کر واپس آئے تو نماز وہیں سے شروع کرے گا، جہاں سے

(1)...ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل فاتحۃ الکتاب، صفحہ:669، حدیث:2875۔

چھوڑی تھی۔ معلوم ہوا؛ خِدمتِ سرکار کا حکم عام حالات سے جُدا ہے، دیکھئے! دورانِ نماز کسی سے بات کرنا، کسی کو مخاطب کرکے اسے سلام کرنا، اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے لیکن غور کیجئے! ہم جب اَلتَّحِیّات پڑھتے ہیں تو عین حالتِ نماز میں رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو مخاطب کرکے آپ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں سلام پیش کرتے ہیں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ (اے نبی صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ پر سلام ہو)۔ اس سلام کرنے سے نماز ٹوٹتی نہیں بلکہ مکمل ہوتی ہے۔[1] کہ نماز میں اَلتَّحِیّات پڑھنا واجِب ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کیا خوب فرماتے ہیں:

ثابِت ہوا کہ جملہ فرائِض فروع ہیں | اَصْلُ الْاُصُول بندگی اُس تاجوَر کی ہے[2]

وضاحت: یعنی معلوم ہوا کہ دین کے جتنے فرائض ہیں، نماز ہو، روزہ ہو، حج ہو، زکوۃ ہو، یہ سب فرائِض اصل میں شاخیں ہیں، کس کی؟ غلامیٔ مصطفےٰ کی کہ انبیا کے سرور، رسولِ تاجوَر صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بندگی، آپ کی غلامی ہر اُصول کی اَصل ہے۔

صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی قسمت کو سلام!

اے عاشقانِ رسول! یہیں سے صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی عظمت کا بھی اندازہ لگائیے! حالتِ نماز میں حُضُور صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پُکاریں تو جانا واجب ہے، یہ شریعت کا حکم ہے اور یہ شرعِی حکم صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ ہی خاص تھا، چونکہ سرورِ عالَم صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دُنیا سے ظاہِری پردہ فرماچکے، لہٰذا اب کوئی بھی اس پر عمل نہیں کرسکتا۔

---

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:3، صفحہ:224 خلاصۃً۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:205۔

سُبْحٰنَ اللہ! صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان نے کیا قسمت پائی ہے....! انہیں کیسی سعادت میسر تھی..! صبح اُٹھتے تو آقا کریم صلی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار کرتے، شام ہوتی تو رُخِ سرکار (صلی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کے دیدار کا جام پیتے، عین حالتِ نماز میں بھی سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم انہیں یاد فرمالیتے اور صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان دست بستہ حاضِر ہو کر خِدْمت کیا کرتے تھے۔

اُن صحابہ کی خوش اطوار اداؤں کو سلام | جن کا مسلک تھا طوافِ رُخِ زیبا کرنا

آہ! ایک ہم ہیں، ہمارے نصیب میں یہ سعادت کہاں...!!

مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامرادی کے دِن لکھے تھے

اللہ پاک تمام صحابۂ کرام اور اہلِ بیتِ اطہار عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان پر کروڑوں رحمتوں کا نزول فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

ہر صحابئ نبی	جنتی جنتی	ہر صحابئ نبی	جنتی جنتی
چار یارِ نبی	جنتی جنتی	ابو بکر و عمر بھی	جنتی جنتی
عثمانِ غنی	جنتی جنتی	فاطمہ اور علی	جنتی جنتی
حسن اور حسین بھی	جنتی جنتی	ہر صحابئ نبی	جنتی جنتی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سورۂ فاتحہ کے اَفضل سورت ہونے کا معنیٰ

اے عاشقانِ رسول! بیان کی گئی 2 احادیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ قرآنِ کریم کی اَفْضَل ترین سُورت ہے۔ یہاں یہ بات اچھی طرح یاد رکھئے کہ پُورے کا پُورا قرآن اللہ پاک کا کلام ہے، اس حیثیت سے پُورا قرآن ہی فضیلت والا ہے۔ جب یہ کہا

جاتا ہے کہ فُلاں سُورت یا فُلاں آیت زیادہ فضیلت والی ہے تو اس کے 2 معنیٰ ہوتے ہیں: (1): یہ کہ اس سُورت (مثلاً سورۂ فاتحہ) کو پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے (2): دوسرا یہ کہ اس سورت کے مضامین دوسری سُورتوں کی نسبت زیادہ اعلیٰ ہیں مثال کے طور پر سورۂ لَہب میں ابولہب کا فِر کا تذکرہ ہے اور سورۂ اِخْلاص میں اللہ پاک کی وحدانیت کا بیان ہے، عام سمجھ میں آنے والی بات ہے کہ ابولہب کافِر کا ذِکْر کرنے اور اللہ پاک کی وحدانیت کا بیان کرنے میں زمین آسمان کا فرق ہے، سورۂ لَہب بھی اللہ پاک کا کلام ہے، سورۂ اِخْلاص بھی اللہ پاک کا کلام ہے، اس حیثیت سے دونوں برابر ہیں مگر مضامین کے اعتبار سے دونوں میں فرق ہے۔ اسی طرح اپنے مضامین کے اعتبار سے سورۂ فاتحہ قرآنِ کریم کی باقی تمام سُورتوں سے زیادہ فضیلت والی ہے۔[1]

سورۂ فاتحہ اَفْضَل ترین سُورت ہے

صحابیٔ رسول حضرت ابوزید رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رات کا وقت تھا، میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ساتھ مدینۂ منورہ کی ایک گلی سے گزر رہا تھا، اچانک ایک گھر سے آواز آئی، ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ تہجد کی نماز میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کر رہے تھے، اسے سُن کر رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم ٹھہر گئے اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت سننے لگے، جب صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ نے سورۂ فاتحہ مکمل پڑھ لی تو اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: مَافِی الْقُرْآنِ مِثْلُهَا یعنی قرآنِ مجید میں اس جیسی کوئی سُورت نہیں۔[2]

---

1 ... تفسیر الفاتحۃ لابن رجب، صفحہ: 38۔
2 ... معجم اوسط، جلد: 2، صفحہ: 158، حدیث: 2866۔

سورۂ فاتحہ کا تعارُف

پیارے اسلامی بھائیو! سورۂ فاتحہ قرآنِ کریم کی مختصر سُورت ہے، اس میں 1 رکوع، 7 آیات، 27 کلمے (یعنی الفاظ) اور 140 حروف ہیں۔ امام مجاہد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سورۂ فاتحہ مدینہ منورہ میں نازِل ہوئی۔ ایک قول یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ 2 مرتبہ نازِل ہوئی، 1 بار مکہ مکرمہ میں اور 1 مرتبہ مدینہ منورہ میں۔[1]

شیطان چیخیں مار کر رویا

امام جلال الدین سیوطی شافعی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے روایت ذِکر کی، فرماتے ہیں: ابلیس (یعنی شیطان) 4 مرتبہ چیخیں مار کر رویا (1): ایک مرتبہ جب اس پر لعنت برسی (2): دوسری مرتبہ جب اسے زمین پر اُتارا گیا (3): تیسری مرتبہ جب اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اعلانِ نبوت فرمایا (4): اور چوتھی مرتبہ جب سورۂ فاتحہ نازِل ہوئی۔ امام مجاہد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب سورۂ فاتحہ نازِل ہوئی تو شیطان انتہائی مشقت میں پڑا اور خوب دھاڑیں مار مار کر چیخ چِلّا کر رویا۔[2]

سورۂ فاتحہ عرش کے نیچے ایک خزانے سے ہے

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے سورۂ فاتحہ کے متعلق سوال ہوا تو فرمایا: مجھے رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بتایا کہ سورۂ فاتحہ عرش کے نیچے ایک خزانے سے نازِل کی گئی۔[3]

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ: 1، سورۂ فاتحہ، جلد: 1، صفحہ: 37 ملتقطاً۔

2 ... تفسیر در منثور، پارہ: 1، سورۂ فاتحہ، جلد: 1، صفحہ: 17۔

3 ... تفسیر در منثور، پارہ: 1، سورۂ فاتحہ، جلد: 1، صفحہ: 16۔

سلطانُ المفسرین حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما فرماتے ہیں: ایک روز رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما تھے، حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام بھی حاضرِ خدمت تھے، اچانک آسمان کی طرف سے ایک آواز آئی، حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی اور عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم یہ ایک فرشتہ ہے جو آج سے پہلے کبھی زمین پر نہیں آیا۔

اس فرشتے نے بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو کر سلام عرض کیا، پھر کہا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کو 2 نوروں کی خوشخبری ہے، آپ سے پہلے کسی نبی عَلَیْہِ السَّلَام کو یہ 2 نور عطا نہیں کئے گئے (1): ان میں سے ایک نور سورۂ فاتحہ ہے (2): اور دوسرا نور سورۂ بقرہ کی آخری آیات ہیں، جو شخص ان (سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات) کی تلاوت کرے، اسے ہر ہر حرف پر خصوصی ثواب دیا جائے گا۔[1]

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: قرآنِ کریم کو جہاں سے بھی پڑھا جائے، ہر حرف پر 10 نیکیاں ملتی ہیں لیکن سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آیات کو پڑھنے کی یہ فضیلت ہے کہ ہر ہر حرف پر 10 نیکیاں بھی ملتی ہے اور اس کے علاوہ خصوصی ثواب بھی عطا کیا جاتا ہے۔[2]

سورۂ فاتحہ سورتِ رحمت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: سورۂ

1 ... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل الفاتحۃ، صفحہ: 290، حدیث: 806۔

2 ... مرآۃ المناجیح، جلد: 3، صفحہ: 232 خلاصۃً۔

فاتحہ بالکل رحمت کی سورت ہے، اسی لئے اس میں اللہ پاک کے قہر و غضب اور دوزخ کے عذاب وغیرہ کا ذِکر نہیں ہے۔[1] بلکہ اس سورت میں وہ حروف بھی نہیں آئے جو جہنّم وغیرہ کے شروع میں آتے ہیں، چنانچہ سورۂ فاتحہ میں 7 حروف نہیں ہیں:(1):ثا(2):جیم (3):خا(4):زا(5):شین(6):ظا(7):فا۔

(1):ثا: ثبور کا پہلا حرف ہے اور ثبور جہنّم کا ایک نام ہے(2):جیم: جَحیم کا پہلا حرف ہے، یہ بھی جہنّم کا ایک نام ہے(3):خا: خَزْی کا پہلا حرف ہے، اس کا معنی ہے: رسوائی۔ (4):زا: زَفِیرُ اور زَقُّوم کا پہلا حرف ہے، زَفِیرُ دوزخیوں کی آواز ہے اور زَقُّوم (یعنی تھوہر) دوزخیوں کی غذا ہے(5):شین: شَہِیق کا پہلا حرف ہے، اس کا معنی ہے: جہنمیوں کی آواز (6):ظا: ظُلم کا پہلا حرف ہے اور(7):فا: فِراق کا پہلا حرف ہے اور فراق کا معنی ہے: دُوری۔

امام فخر الدِّین رازی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جہنّم کے 7 دروازے ہیں اور سورۂ فاتحہ میں عذاب پر دلالت کرنے والے 7 حروف ذِکْر نہیں کئے گئے، یہ اس طرف اشارہ ہے کہ جو بندہ سورۂ فاتحہ پڑھے، دِل سے اس پر ایمان رکھے، اس کے حقائق کو پہچانے وہ جہنّم کے ساتوں دروازوں سے محفوظ رہے گا۔[2]

سورۂ فاتحہ سورۂ شفا ہے

اے عاشقانِ رسول! سورۂ فاتحہ کی خصوصیات اور اس کے فضائل میں سے ایک یہ بات بھی ہے کہ سورۂ فاتحہ سورتِ شفا ہے۔ یوں تو پُورے کا پُورا قرآنِ مجید ہی شفا ہے،

---

1 ... تفسیرِ نعیمی، پارہ:1، سورۂ فاتحہ، جلد:1، صفحہ:62۔

2 ... تفسیرِ کبیر، پارہ:1، سورۂ فاتحہ، جلد:1، صفحہ:160و161۔

ارشاد ہوتا ہے:

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَۙ (پارہ:15، سورۂ بنی اسرائیل:82)

ترجمہ کنزُالعرفان: اور ہم قرآن میں وہ چیز اتارتے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔

البتہ سورۂ فاتحہ کو خصوصیت کے ساتھ سورۂ شفا کہا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: هِیَ اُمُّ الْكِتَابِ وَهِیَ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ یعنی سورۂ فاتحہ اُمُّ الکتاب (قرآنِ مجید کی اَصل) ہے اور اس میں ہر بیماری کی شفا ہے۔ (1)

بچھو کے کاٹے کا دَم

بُخاری و مسلم میں روایت ہے، جس کا خُلاصہ کچھ یُوں ہے کہ ایک مرتبہ 30 صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان سَفَر پر تھے، راستے میں ایک مقام پر ایک شخص نے آکر صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان سے عرض کیا: ہمارے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا ہے، کیا آپ کچھ کر سکتے ہیں؟ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! میں دَم کر دُوں گا۔ چنانچہ وہ صحابی رضی اللہ عنہ اس شخص کے ساتھ گئے اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر مریض کو دَم کیا، جس کی برکت سے مریض ٹھیک ہو گیا۔ (2)

حضرت خارجہ بن صَلْت رضی اللہ عنہ اپنے چچا جان سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت میں حاضِر ہوا، وہاں سے واپسی پر میں ایک قوم کے پاس سے گزرا، ان کا کوئی شخص مجنون (یعنی پاگل) تھا، جسے انہوں نے لوہے کی زنجیروں کے ساتھ باندھ رکھا تھا، انہوں نے مجھ سے کہا: کیا تم اس کا کچھ علاج کر سکتے ہو؟ چنانچہ میں نے 3 دِن صبح و شام سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس پر دَم کیا تو اس کی برکت سے

---

1 ...تفسیر در منثور، پارہ:1، سورۂ فاتحہ، جلد:1، صفحہ:15۔
2 ...بخاری، کتابُ الاجارہ، صفحہ:585، حدیث:2276۔

وہ پاگل شخص بالکل ٹھیک ہو گیا۔[1]

دَم کرنا جائِز ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ان 2 واقعات سے معلوم ہوا؛ قرآنِ کریم سے علاج کرنا، قرآنِ مجید کی آیات پڑھ کر دَم کرنا، انہیں لکھ کر تعویذ بنانا وغیرہ بالکل جائِز ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان بھی دَم کیا کرتے تھے بلکہ خُود ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بھی دَم کیا کرتے تھے اور دوسروں کو سکھایا بھی کرتے تھے۔ حبیبۂ حبیبِ خُدا، اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عنہا فرماتی ہیں: نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمَّت صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے حکم دیا کہ نظر لگنے کا دَم کیا کرو![2]

ایک حدیثِ پاک میں ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اَہْلِ خانہ میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو آپ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم قرآنِ مجید کی آخری 2 سورتیں (سورۂ فلق اور سورۂ وَالنّاس) پڑھ کر دَم کیا کرتے تھے۔[3]

ایک مرتبہ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں مرض حاضِر ہوا تو حضرت جبریلِ امین عَلَیہِ السَّلام نے چند کلمات پڑھ کر آپ کو دَم کیا۔[4]

سُبۡحٰنَ اللہ! معلوم ہوا؛ قرآنی آیات اور مُقَدَّس کلمات پڑھ کر دَم کرنا ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک طریقہ تھا، صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی سُنّت ہے اور

---

1 ... معجم کبیر، جلد:7، صفحہ:89، حدیث:13944۔
2 ... بخاری، کتاب الطب، باب رقیۃ العین، صفحہ:1451، حدیث:5738۔
3 ... مسلم، کتاب السلام، باب رقیۃ المریض، صفحہ:866، حدیث:2192۔
4 ... مسلم، کتاب السلام، باب الطب والمرض، صفحہ:864، حدیث:2185۔

فرشتوں کے سردار حضرت جبریلِ امین عَلَیہِ السَّلام کی بھی سُنّت ہے۔ہاں! بعض حدیثوں میں تعویذ پہننے سے منع کیا گیا ہے، اس سے مراد وہ تعویذ ہیں جو ناجائزِ الفاظ پر مشتمل ہوں جو زمانۂ جاہلیت میں کئے جاتے تھے۔ اس کے عِلاوہ قرآنی آیات، مُقَدَّس الفاظ، اللہ پاک کے مبارک ناموں اور مختلف دُعاؤں کے ذریعے دَم کرنا، کاغذ پر لکھ کر یا لکھوا کر گلے میں ڈالنا بالکل جائِز ہے۔[1]

روحانی عِلاج کا ذِہن بنایئے!

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! پُورے کا پُورا قرآن بالخصوص سورۂ فاتحہ میں ہر مرض کی شِفَا ہے۔ ہم ڈاکٹروں کے پاس جاتے ہیں، حکیموں، طبیبوں سے عِلاج کرواتے ہیں، اگر اس میں کوئی خِلافِ شرع بات نہ ہو تو یہ عِلاج کروانا بالکل جائِز ہے۔ البتہ ہمیں رُوحانی عِلاج کا بھی ذِہن بنانا چاہئے۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مخلوق کی حمد سے پہلے اللہ پاک نے خُود اپنی حمد فرمائی، اس حمد کے ذریعے عِلاج کیا کرو! صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون سی حمد ہے؟ فرمایا: سورۂ فاتحہ اور سورۂ اِخلاص۔ پھر فرمایا: فَمَنْ لَّمْ يَشْفِهِ الْقُرْآنُ فَلَا شَفَاهُ الله یعنی جسے قرآن سے بھی شفا نہ ملے، اسے اللہ پاک شفا نہیں دیتا۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھئے! قرآنِ کریم بالخصوص سورۂ فاتحہ کے ذریعے علاج کروانے سے متعلق کیسی واضح حدیثِ پاک ہے۔ ہمیں ذِہن بنانا چاہئے۔ بُخار ہو ❀ سر درد ہو ❀ جسم میں کہیں درد ہو ❀ شوگر، کولیسٹرول ❀ دِل کے امراض، کینسر غرض کوئی

---

1 ... بہارِ شریعت، جلد:3، صفحہ:419و420، حصہ:16 بتقدم وتاخر۔
2 ... تفسیر در منثور، پارہ:1، سورۂ فاتحہ، جلد:1، صفحہ:17۔

بھی چھوٹی سے چھوٹی یا بڑی سے بڑی بیماری ہو، قرآنِ مجید کے ذریعے عِلاج کیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک کرم فرمائے گا اور اللہ پاک نے چاہا تو شفا مل ہی جائے گی۔

دعوتِ اسلامی اور شُعبہ روحانی علاج

الحمدللہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت شعبہ روحانی علاج میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم کی دُکھیاری اُمّت کی غمخواری کے لئے کثیر اسلامی بھائی مختلف مقامات پر بستے لگاتے اور روزانہ لاکھوں مریضوں کو تعویذات دیتے، استخارہ کرتے اور اوراد و وظائِف بتاتے ہیں۔ مدنی چینل پر **روحانی علاج** پروگرام بھی نشر کیا جاتا ہے۔ جس میں استخارہ بھی کیا جاتا ہے اور مریضوں، پریشان حالوں کو اوراد و وظائِف بھی بتائے جاتے ہیں۔

سورۂ فاتحہ میں ہر مسئلے کا حل ہے

اے عاشقانِ رسول! سورۂ فاتحہ میں صِرف جسمانی بیماریوں کے لئے ہی عِلاج نہیں بلکہ اس میں ہر مسئلے کا حل ہے۔ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جسے کوئی حاجت ہو، وہ سورۂ فاتحہ کی تِلاوت کرے، اس کی برکت سے حاجت پُوری ہو جائے گی۔(1) عُلما فرماتے ہیں: 100 مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر جو بھی دُعا کی جائے، قبول ہوتی ہے۔

دُعائیں قبول ہونے کا وظیفہ

سُبْحٰنَ اللہ! کیسا آسان حل ہے...! کوئی مشکل ہو، پریشانی ہو، تنگ دستی ہو، کوئی پریشانی آجائے، کوئی حاجت درپیش ہو، سورۂ فاتحہ پڑھئے، دُعائیں مانگئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ

---

1 ... تفسیر در منثور، پارہ: 1، سورۂ فاتحہ، جلد: 1، صفحہ: 17۔

الْکَرِیْم! اللہ پاک کرم فرمائے گا اور مشکل، پریشانی، تنگ دستی دور ہو گی۔

نظرِ بد سے حفاظت کا وظیفہ

صحابیٔ رسول حضرت عمران بن حُصَین رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس گھر میں سورۂ فاتحہ اور آیۃُ الکرسی پڑھی جائے، اس گھر میں اُس دِن کسی جِنّ یا کسی انسان کی بُری نظر نہیں آئے گی۔(1)

سورۂ فاتحہ 1 تہائی قرآن کے برابر ہے

حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما سے روایت ہے، اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے سورۂ فاتحہ اور سورۂ اِخلاص پڑھی، اس نے گویا ایک تہائی قرآنِ مجید کی تلاوت کی۔(2) ایک حدیثِ پاک میں ہے: سورۂ فاتحہ 2 تہائی قرآنِ مجید کے برابر ہے۔(3)

سونے سے پہلے سورۂ فاتحہ پڑھنے کی فضیلت

حضرت انس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم بستر پر لیٹو تو سورۂ فاتحہ اور سورۂ اِخلاص پڑھ لیا کرو! اس کی برکت سے موت کے عِلاوہ ہر چیز سے محفوظ رہو گے۔(4) ایک حدیثِ پاک میں ہے، فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص بستر پر لیٹ کر سورۂ فاتحہ پڑھ لے تو اللہ پاک اس کے ساتھ ایک محافظ

---

1 ...جامع صغیر، صفحہ:360، حدیث:5830۔
2 ...معجم اوسط، جلد:3، صفحہ:281، حدیث:4594۔
3 ...جامع صغیر، صفحہ:360، حدیث:5828۔
4 ...مسند بزّار، جلد:14، صفحہ:11، حدیث:7393۔

فرشتہ مقرر فرمادے گا۔[1]

اے عاشقانِ رسول! سورۂ فاتحہ کی صِرف 7 آیتیں ہیں، ہم روزانہ نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھتے ہیں، پُوری سورۂ فاتحہ پڑھنے میں صرف چند سیکنڈ لگتے ہیں اور فضیلتیں کیسی؟ سُبْحٰنَ اللہ! ایک بار سورۂ فاتحہ پڑھنے والے کو ہر حرف پر 10 نیکیاں ملتی ہیں، ایک بار سورۂ فاتحہ پڑھنے والا ایسے ہے جیسے اس نے ایک تہائی قرآن کی تلاوت کی، سوتے وقت ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھنے سے اللہ پاک ایک محافظ فرشتہ مقرر فرمادیتا ہے۔

اللہ پاک ہمیں سورۂ فاتحہ بلکہ پُورے قرآنِ مجید کی تلاوت کا شوق نصیب فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت | رہوں باوُضو میں سَدا یاالٰہی[2]

سورۂ فاتحہ سورۂ مناجات ہے

عُلَما فرماتے ہیں: سورۂ فاتحہ سورۂ مُنَاجات ہے۔ مُنَاجَات کا معنیٰ ہے: آہستہ سے باتیں کرنا، دُعا اور اِلتجا کرنا۔ جب بندہ اللہ پاک کی بارگاہ میں اس طرح دُعا کرے جیسے وہ اللہ پاک سے باتیں کررہا ہے، اسے مناجات کہا جاتا ہے۔

سورۂ فاتحہ سورۂ مُنَاجات ہے، اس سورتِ پاک کی ابتدائی آیات میں اللہ پاک کی حمد وثنا ہے، اس کے بعد بندوں کی طرف سے دُعا مانگی گئی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: اس نماز (یعنی سورۂ فاتحہ) کو میرے اور بندے کے درمیان

1 ...تاریخ دمشق، جلد:22، صفحہ:413۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:102۔

آدھا آدھا تقسیم کیا گیا ہے، بندہ پڑھتا ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَۙ(۱) (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:1)	ترجمہ کنزُالعرفان: سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہان والوں کا پالنے والا ہے۔

اس کے جواب میں اللہ پاک فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی۔ بندہ پڑھتا ہے:

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِۙ(۲) (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:2)	ترجمہ کنزُالعرفان: بہت مہربان رحمت والا۔

اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثنا بیان کی۔ بندہ پڑھتا ہے:

مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِؕ(۳) (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:3)	ترجمہ کنزُالعرفان: جزاکے دن کا مالک۔

اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ بندہ پڑھتا ہے:

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُؕ(۴) (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:4)	ترجمہ کنزُالعرفان: ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

اللہ فرماتا ہے: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان برابر ہے (کہ بندہ اللہ پاک کی عبادت کرتا ہے، اللہ پاک بندے کی مدد و نُصرت فرماتا ہے)۔ پھر بندہ پڑھتا ہے:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَۙ(۵) صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ۠(۷) (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:5 تا 7)	ترجمہ کنزُالعرفان: ہمیں سیدھے راستے پر چلا ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے احسان کیا نہ کہ ان کا راستہ جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

اللہ پاک فرماتا ہے: یہ میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے کے لئے وہی ہے جس کا اس نے سُوال کیا۔[1]

1... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ، صفحہ:154، حدیث:395۔

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے! یہ کیسی عظیم فضیلت ہے۔ سورۂ فاتحہ کی 7 آیات ہیں، بندہ ایک ایک آیت پڑھتا جاتا ہے، اللہ پاک اسے سنتا بھی ہے اور ہر ہر آیت پر جواب بھی عطا فرماتا ہے۔ علّامہ اِبْنِ رجب حنبلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: یہ (یعنی بندے کا سورۂ فاتحہ پڑھتے جانا اور اللہ پاک کا جواب عنایت فرماتے جانا، یہ) سورۂ فاتحہ کی خاص فضیلت ہے جو اس کے عِلاوہ کسی سُورت میں نہیں۔ (1)

سورۃ الفاتحہ کے مضامین کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! سورۂ فاتحہ وہ عظیم سورت ہے کہ اس کی صرف 7 آیات میں پُورے قرآنِ کریم کا خلاصہ بیان کر دیا گیا ہے بلکہ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے سورۂ فاتحہ کی تِلاوت کی وہ ایسے کہ جیسے اُس نے تورات، زبور، انجیل اور قرآنِ پاک (یعنی چاروں بڑی آسمانی کتابوں) کی تلاوت کی۔ (2)

امام حسن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ سے روایت ہے: اللہ پاک نے 104 صحیفے نازِل فرمائے، ان 104 صحیفوں کے مضامین 4 بڑی آسمانی کتابوں تورات، زبور، انجیل اور قرآنِ کریم میں بیان فرما دیئے، پھر تورات، زبور اور انجیل کے سارے عُلُوم قرآنِ مجید میں بیان فرما دیئے اور پُورے قرآنِ مجید کے تمام عُلوم سورۂ فاتحہ میں جمع فرما دیئے، پَس جس نے سورۂ فاتحہ کی تفسیر کو سمجھ لیا، اس نے گویا تمام آسمانی کتابوں کی تفسیر پڑھ لی۔ (3)

پیارے اسلامی بھائیو! اندازہ کیجئے! سورۂ فاتحہ کیسی جامع سُورت ہے، ان 7 مختصر

1...تفسیر ابن رجب حنبلی، پارہ:1، سورۂ فاتحہ، جلد:1، صفحہ:68۔
2...تفسیر در منثور، پارہ:1، سورۂ فاتحہ، جلد:1، صفحہ:16۔
3...شُعَبُ الایمان، باب فی تعظیم القرآن، جلد:2، صفحہ:451، حدیث:2371۔

آیات میں کتنے عُلوم کو جمع کر دیا گیا ہے۔ اسی لئے تو مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں چاہوں تو سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے 70 اونٹ بھر دوں۔[1]

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک اونٹ کتنے مَن بوجھ اٹھاتا ہے اور ہر مَن میں کتنے ہزار اجزا ہوتے؟ اس کا حساب لگایا جائے تو یہ تقریباً 25 لاکھ جلدیں بنتی ہیں۔ یہ فقط سورۂ فاتحہ کی تفسیر ہے، پھر باقی کلام عظیم کی کیا گنتی...!![2]

سورۂ فاتحہ کا ایک مرکزی مضمون

اے عاشقانِ رسول! حق تو یہی ہے کہ سورۂ فاتحہ کے تمام عُلوم کو سمجھنا، انہیں بیان کر سکنا ہم جیسوں کے بَس کی بات نہیں ہے۔ البتہ عُلَمائے کرام نے خُوب غور و فِکْر کر کے، قرآن و حدیث اور عِلْمِ دین کی بڑی بڑی کتابوں کو سامنے رکھتے ہوئے سورۂ فاتحہ کا ایک مرکزی مضمون بیان کیا ہے، وہ کیا ہے؟ وہ ہے: مُرَاقَبَةُ الْعِبَادِ لِرَبِّهِمْ یعنی بندے کا اپنے رَبّ کے لئے مراقبہ کرنا۔[3] یہ سورۂ فاتحہ کا مرکزی مضمون ہے یا یوں کہہ لیجئے کہ بنیادی طَور پر سورۂ فاتحہ میں جو چیز ہمیں سکھائی گئی، وہ یہی مُراقَبہ ہے۔

مراقَبہ کسے کہتے ہیں...؟

مُراقَبہ ایک تعلق کا نام ہے، بندے کا اپنے رَبّ کے ساتھ مضبوط ترین تعلق، اتنا

---

1 ...قُوتُ القلوب، جلد:1، صفحہ:92۔

2 ...فتاوٰی رضویہ، جلد:22، صفحہ:619۔

3 ...نظمُ الدُّرَر، جلد:1، صفحہ:21۔

مضبوط کہ بندے کا دِل، دماغ، اس کی سوچیں، خیالات اور تمام تَر تَوَجُّہات ہر وقت اللہ پاک کی طرف رہیں، بندے کو ہر وقت یہ یقین ہو کہ میرا رَبّ مجھے دیکھ رہا ہے، وہ میرے ظاہِر حال کو بھی جانتا ہے اور میرے باطن کو بھی جانتا ہے۔ اسے مُرَاقَبَۃُ اللہ کہا جاتا ہے۔

مراقبہ کی ایک مثال سے وضاحت

امام قُشَیْرِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے مراقبہ کی ایک مثال کے ذریعے وضاحت فرمائی ہے، فرماتے ہیں: ایک بادشاہ تھا، اس کے چند غُلام تھے، بادشاہ اُن میں سے ایک غُلام کے ساتھ خصوصی محبت کیا کرتا تھا، بظاہِر اس میں کوئی ایسی خاص بات نہیں تھی، پھر بھی بادشاہ اسے بہت پسند کرتا تھا، دوسرے غُلاموں کو یہ بات کھٹکتی تھی، ایک مرتبہ اُن غُلاموں نے ہمت کی اور بادشاہ سلامت کی خِدمت عرض کر ہی دیا، بولے: بادشاہ سلامت! اس غُلام میں ایسی کونسی خاص بات ہے کہ آپ اس پر بہت مہربان ہیں؟ بادشاہ نے سوال کا جواب نہ دیا بلکہ کہا: ہمیں ایک سَفَر درپیش ہے، تیاری کرو! ہم سفر پر جارہے ہیں۔ چنانچہ گھوڑے تیار کئے گئے اور بادشاہ سلامت اپنے غُلاموں کو ساتھ لے کر سفر پر روانہ ہو گئے، پہاڑی علاقے کا سَفَر تھا، کچھ دُور جا کر ایک پہاڑ نظر آیا، جو برف سے ڈھکا ہوا تھا، بادشاہ سلامت نے دُور سے اس پہاڑ کو دیکھا اور سَر جھکا لیا۔ جیسے ہی بادشاہ نے سَر جھکایا، وہ غلام جو بادشاہ کا منظورِ نظر تھا، اس نے گھوڑے کو ایڑ لگا دی (یعنی دوڑاتے ہوئے آگے گزر گیا)۔ سب حیران تھے کہ آخر اسے کیا ہوا؟ یہ کہاں جارہا ہے؟ تھوڑی دیر کے بعد غُلام واپس آیا، اس کے ہاتھ میں برف تھی۔ بادشاہ نے پوچھا: تم یہ برف کیوں لائے؟ کہا: بادشاہ سلامت! آپ نے اس برف والے پہاڑ کی طرف دیکھا، پھر سَر جھکا لیا، میں جانتا ہوں کہ آپ بِلاوجہ ایسے

نہیں کیا کرتے۔بَس میں سمجھ گیا کہ بادشاہ سلامت برف چاہتے ہیں۔

یہ سُن کر بادشاہ نے اپنے غُلاموں کو مخاطب کر کے فرمایا: دیکھ لو! تم سب اپنے اپنے کاموں میں مَصرُوف رہتے ہو، تمہاری تَوَجُّہ اپنی جانِب رہتی ہے لیکن یہ میرا وہ غُلام ہے جس کی تَوَجُّہ ہر وقت میری طرف ہوتی ہے، میں کیا دیکھ رہا ہوں، میں کیا کر رہا ہوں، میری نظر کس طرف اُٹھ رہی ہے، یہ اس پر تَوَجُّہ رکھتا ہے، یہی وجہ ہے کہ میں اس سے زیادہ محبت کرتا ہوں۔ [1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہی مُراَقبہ ہے ✲ بندے کی تَوَجُّہ ہر وقت اپنے رَبّ کی طرف رہے ✲ بندہ دُکان پر ہے، تب بھی اس کی تَوَجُّہ رَبّ کی طرف ہو ✲ بندہ گھر میں ہے، تب بھی اس کی توجہ رَبّ کی طرف ہو ✲ بندہ مسجد میں ہو تب بھی اس کی تَوَجُّہ رَبّ کی طرف ہو، غرض ہر وقت، ہر حال میں بندے کی تَوَجُّہ رَبّ کی طرف رہے، یہ مراقبہ ہے۔

سورۂ فاتحہ اور مُراَقبہ کی تعلیم

مراقبہ کے لئے 2چیزوں کی ضرورت ہے: (1): بندے کا اپنے رَبّ کو پہچاننا (2): بندے کا اپنے آپ کو پہچاننا۔

(1): رَبّ کی پہچان

جسے معلوم ہی نہ ہو کہ میرا رَبّ کون ہے؟ اس کی صِفَات کیا ہیں؟ اس کی شان کیا ہے؟ وہ بندہ بھٹک جاتا ہے۔ یمن کا ایک بادشاہ تھا، اسے اللہ پاک نے طاقت عطا فرمائی، قُوَّت بخشی، بڑی سلطنت عطا کی، اس پر نعمتوں کی برسات ہوئی، یہ اپنی فوج کے ساتھ

---

[1] ...رسالہ قشیریہ، باب المراقبۃ، صفحہ: 225۔

علاقے فتح کرتا گیا، کرتا گیا، یہاں تک کہ اس کی سلطنت دُور دُور تک پھیل گئی۔ ایک دِن اسے خیال آیا: یہ کائنات کیسے چَل رہی ہے؟ اسے چلانے والا کون ہے؟ دِن کیسے آتا ہے؟ رات کیسے ہوتی ہے؟ ہمیں اتنی طاقت و قُوَّت کہاں سے ملتی ہے؟

عِلْمِ دِین تو جانتا نہیں تھا، بَس عقل کے گھوڑے ہی دوڑاتا رہا، کئی دِن سوچ بچار کے بعد اس نے فیصلہ کیا کہ کائنات سورج کے ذریعے چل رہی ہے، سورج ہی کے ذریعے دِن رات کی تبدیلی ہوتی ہے، سورج کے ذریعے فصلیں پکتی ہیں؟ سورج ہی کے ذریعے خوراک ملتی ہے، لہٰذا سورج ہی خُدا ہے۔ اَسْتَغْفِرُ الله! اَسْتَغْفِرُ الله!

اس بدبخت نے اپنی عقل کے گھوڑے دوڑائے، شیطان نے اسے شرک میں مبتلا کر دیا اور یہ سورج کی پُوجا کرنے لگا۔

دیکھئے! بادشاہ رَبّ کو پہچانتا نہیں تھا، اسے اللہ پاک کی صفات کا عِلْم نہیں تھا، خُدا کی شان و عظمت سے واقف نہیں تھا، اپنے ہی طور پر سوچ بچار میں پڑا اور بھٹک گیا۔ معلوم ہوا: مُرَاقبہ کرنے (یعنی اللہ پاک کی طرف تَوَجُّہ رکھنے) کے لئے ضروری ہے کہ اللہ پاک کی پہچان بھی ہو، اس کی شان و عظمت بھی معلوم ہو۔

سورۂ فاتحہ اور اللہ پاک کی صفات

چنانچہ اللہ پاک نے سورۂ فاتحہ کی ابتدا میں اپنی صفات کو بیان فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ(۱) الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ(۲) مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ(۳) (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:1 تا 3)	ترجمہ کنزُالعرفان: سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہان والوں کا پالنے والا ہے بہت مہربان رحمت والا جزا کے دن کا مالک۔

معلوم ہوا حقیقی رَبّ وہ ہے جو تمام تعریفوں کا مالِک ہے، وہ ہر نقص سے، ہر عیب سے پاک ہے، خوبیوں والا ہے، وہی ہے جو تمام جہانوں کو پالتا ہے، پتھر میں رینگنے والے بالکل چھوٹے سے کیڑے کو بھی وہی رزق دیتا ہے اور ہاتھی جیسے بڑے جانور کو بھی وہی رزق عطا فرماتا ہے، وہی تمام جہانوں کا رَبّ ہے، وہ رحمٰن بھی ہے، وہ رحیم بھی ہے اور وہ حقیقی رَبّ روزِ جزا کا مالِک بھی ہے۔ یہ ہے حقیقی رَبّ کی پہچان۔

(2): بندے کا خُود کو پہچاننا

دوسری چیز جو مراقبہ کے لیے ضروری ہے، وہ یہ کہ بندہ اپنے آپ کو پہچانتا ہو کیونکہ جو خُود کو نہ پہچانتا ہو، وہ اپنے مَن میں ہی مگن رہتا ہے۔ لہٰذا بندہ جب تک خُود کو پہچانے گا نہیں، اس وقت تک وہ اللہ پاک کی طرف مُتَوَجِّہ نہیں ہو سکے گا۔

اب بندے کی پہچان کیا ہے؟ بندے کی سب سے بڑی پہچان یہ ہے کہ بندہ عاجِز ہے، کمزور ہے، ناتواں، محتاج ہے۔ ہمیں بھوک لگتی ہے، لہٰذا ہم کھانے کے محتاج ہیں، ہمیں پیاس لگتی ہے، ہم پانی کے محتاج ہیں، ہم دیکھنے کے لئے آنکھوں کے محتاج ہیں، سننے کے لئے کانوں کے محتاج ہیں، پکڑنے کے لئے ہاتھوں کے محتاج ہیں، بولنے کے لئے زبان کے محتاج ہیں، سوچنا ہو تو دِل و دماغ کے محتاج ہیں، غرض ہم ہر ہر کام میں، ہر ہر معاملے میں محتاج ہیں۔

جب بندہ یہ پہچان لیتا ہے کہ میں ہر وقت محتاج ہوں اور یہ بھی جان لیتا ہے کہ اللہ ہی رَبُّ العالمین ہے، تب وہ اپنے رَبّ کے حُضُور جھکتا ہے اور عاجزی کے ساتھ عرض کرتا ہے:

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ؕ﴿۴﴾ (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:4)	ترجمہ کنزُالعرفان: ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

دیکھئے! بندہ اپنے رَبّ کی بارگاہ میں عرض گزار ہے: مولیٰ! میں تجھ سے مدد چاہتا ہوں۔ کس معاملے میں؟ ہر ہر معاملے میں ✲ بھوک لگی ہے ✲ اس کے لئے کھانا بھی چاہئے ✲ ہاتھ بھی چاہئے ✲ منہ بھی چاہئے ✲ دانت بھی چاہئیں ✲ یہ ساری نعمتیں کون دیتا ہے، اللہ پاک دیتا ہے ✲ آنکھ ✲ کان ✲ زبان ✲ منہ ✲ ہاتھ ✲ پیر ✲ یہ جسم ✲ یہ جان ✲ یہ سانسیں ✲ زِندگی ✲ یہ ساری نعمتیں کون عطا فرماتا ہے؟ اللہ پاک ہی عطا فرماتا ہے ✲ وہ کون سا لمحہ ہے جب بندے پر اللہ پاک کی نعمتوں کی برسات نہیں ہوتی؟ ہم ہر ہر لمحہ اللہ پاک کے محتاج ہیں ✲ لہٰذا ہر ہر لمحہ اللہ پاک کی مدد و نُصرت کی ضرورت ہے ✲ لہٰذا جب کھانا ملے گا تو تَوَجُّہ کس کی طرف ہو گی؟ اللہ پاک کی طرف ✲ جب کسی چیز کی جانِب ہاتھ بڑھے گا، ہم اسے پکڑ پائیں گے تو تَوَجُّہ کس کی طرف ہو گی؟ اللہ پاک کی طرف ✲ جب نگاہ اُٹھے گی، ہم رنگ برنگی دُنیا کا نظارہ کر پائیں گے تو تَوَجُّہ کس کی طرف جائے گی؟ اللہ پاک کی طرف ✲ لہٰذا بندہ ہر وقت، ہر لمحہ اللہ پاک کی طرف تَوَجُّہ رکھنے، اللہ پاک کی یادوں میں رہنے کا محتاج ہے اور یہی وہ کیفیت ہے جسے مُراقبہ کہا جاتا ہے۔

صراطِ مستقیم کی دُعا

اب جب بندہ اللہ پاک کو بھی پہچان لیتا ہے، اپنے آپ کو بھی پہچان لیتا ہے، اب عرض کرتا ہے:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَۙ(۵) صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ﴰ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ۠(۷) (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:5تا7)	ترجمہ کنزُالعرفان: ہمیں سیدھے راستے پر چلا ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے احسان کیا نہ کہ ان کا راستہ جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

یعنی اے اللہ پاک! مجھے صراطِ مستقیم پر قائم رکھ، میری پُوری زِندگی صراطِ مستقیم پر ہی گزرے، شیطان، نفسِ امّارہ کسی وقت مجھے صراطِ مستقیم سے بہکانہ سکیں اور میں ہمیشہ تیرے انعام یافتہ بندوں کے رستے پر چلتا رہوں۔

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے! ترتیب کے اعتبار سے سورۂ فاتحہ قرآنِ کریم کی پہلی سُورت ہے، یہاں سے قرآنِ مجید کی ابتدا ہو رہی ہے اور ابتدا ہی میں ہمیں کیسا جامِع دَرْس دیا گیا، گویا یہ قرآنِ مجید کی پہلی تعلیم ہے کہ بندہ ہر وقت اپنے رَبّ کی طرف مُتَوجّہ رہے، اپنے رَبّ کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کرے۔

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم زِندگی کا ایک ایک لمحہ اسی تَصَوُّر کے ساتھ گزاریں کہ میں بندہ ہوں، اللہ میرا رَبّ ہے، میں ہر لمحہ اپنے رَبّ کا محتاج ہوں اور وہ مجھے دیکھ رہا ہے۔

تَوَجُّہ اِلَی اللہ کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اِحْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْكَ تم اللہ کو نگاہ میں رکھو، اللہ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ تُجَاھَكَ اللہ پاک کو نگاہ میں رکھو، تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے۔[1]

حضرت علّامہ مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: یعنی جس چیز کا اللہ پاک نے حکم دیا ہے، اس پر عَمَل کرو، جس سے منع کیا ہے، اس سے باز رہو تو اللہ پاک دُنیا میں مصیبتوں اور پریشانیوں سے، آخرت میں عذاب سے تمہاری حفاظت فرمائے

---

1 ...ترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ، صفحہ: 594، حدیث: 2516۔

گا۔ مزید فرماتے ہیں: جو اللہ پاک کا ہو جاتا ہے، اللہ پاک اُس کا ہو جاتا ہے۔[1] اللہ پاک ہم سب کو نیکی کی توفیق نصیب فرمائے، کاش! ہمارا دِل ہر وقت اللہ پاک کی طرف مُتوجّہ رہے، ہر وقت اللہ پاک کی یاد سے دِل آباد رہے اور ہم اسی طرح پیاری پیاری یاد کے ساتھ زِندگی گزارتے چلے جائیں۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

محبت میں اپنی گُما یااِلٰہی! ✧ نہ پاؤں میں اپنا پتا یااِلٰہی!
رہوں مست و بے خُود میں تیری وِلا میں ✧ پِلا جام ایسا پِلا یااِلٰہی!
مرے دِل سے دُنیا کی چاہت مٹا کر ✧ کر اُلفت میں اپنی فنا یااِلٰہی!
تُو اپنی وِلایت کی خیرات دیدے ✧ مرے غوث کا واسطہ یااِلٰہی!
بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ ✧ گُناہوں سے ہر دَم بچا یااِلٰہی!
مِرا ہر عَمَل بس ترے واسطے ہو ✧ کر اِخلاص ایسا عطا یااِلٰہی!
عبادت میں گزرے مری زندگانی ✧ کرم ہو، کرم یاخُدا! یااِلٰہی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

درست قرآن پڑھنے کی فضیلت

حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللہُ عنہ سے مَرْوِی ہے کہ پیارے آقا، دوجہاں کے داتا صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّقْرَءَ الْقُرْآنُ کَمَا اُنْزِلَ بے شک اللہ پاک پسند فرماتا ہے کہ قرآن کو اسی طرح پڑھا جائے جیسے اسے نازل کیا گیا۔[2] ایک مقام

---

1 ...مرقاۃ المفاتیح، کتاب الرقاق، جلد:9، زیرِ حدیث:5302، صفحہ:490۔

2 ...جامع صغیر، صفحہ:117، حدیث:1897۔

پر ارشاد فرمایا: اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ قرآن کو عرب کے لب و لہجے میں پڑھو۔[1]

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدرسۃ المدینہ بالغان

پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدرسۃ المدینہ بالغان بھی ہے۔ الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ مُلک سینکڑوں مدارسُ المدینہ بالغان لگتے ہیں، جن میں بڑی عُمر کے اسلامی بھائیوں کو دُرُست تجوید اور مخارج کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھایا جاتا ہے اور مختلف سنّتیں اور آداب سکھائے جاتے ہیں۔ آپ بھی مدرسۃ المدینہ بالغان میں اگر پڑھانے کی اہلیت رکھتے ہیں تو پڑھانے کی، ورنہ پڑھنے کی نیت کر لیجئے۔ آیئے ترغیب کے لئے مدنی بہار سنتے ہیں!

گھر میں مدنی انقلاب

دنیاپور (ضلع لودھراں، پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں آنے سے پہلے میری عملی حالت انتہائی افسوس ناک تھی، نماز روزے سے دور، فحاشی و بدنگاہی کا دلدادہ اور دینی معلومات سے نابلد تھا۔ ہمارا پورا گھرانا ہی فلموں، ڈراموں کا بے حد شوقین تھا۔ ایک دن دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مدرسۃُ المدینہ بالغان میں تجوید و قرأت کے مطابق قرآنِ کریم پڑھنے کا ذہن دیا جو کہ جامع مسجد گلزارِ مدینہ لوکو شیڈ میں قائم تھا۔ ان کے سمجھانے پر میں نے مدرسۃُ المدینہ بالغان میں داخلہ لے لیا اور پابندی سے شرکت کرنے لگا۔ اس کی برکت سے نماز روزہ، وضو و غسل وغیرہ کے مسائل سیکھے اور دعوتِ

---

1 ...نوادر الاصول، فی ان القرآن مثلہ، جلد: 2، صفحہ: 242۔

اسلامی کے دینی ماحول سے قریب تر ہوتا چلا گیا، اسی دوران امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل پڑھنے سے فکرِ آخرت کا ذہن ملا۔ جب میں مکمل طور پر دینی ماحول سے وابستہ ہو گیا تو گھر والوں پر بھی انفرادی کوشش شروع کر دی۔ اللہ پاک کے کرم اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دیے گئے گھر میں دینی ماحول بنانے کے 19 مدنی پھولوں پر عمل کی برکت سے ان میں بھی انقلاب برپا ہو گیا (یعنی اپنے آپ کو بدلنے کی سوچ ملی)، گھر کے تمام افراد دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ فلموں ڈراموں کا سلسلہ بھی بند ہو گیا۔ سبھی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر عطاری بن چکے ہیں۔

عطا ہو شوق مولیٰ مدرسے میں آنے جانے کا | خدایا ذوق دے قراٰن پڑھنے کا پڑھانے کا
یہی ہے آرزو تعلیمِ قراٰں عام ہوجائے | ہر اِک پرچم سے اونچا پرچمِ اسلام ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

المدینہ آن لائن لائبریری

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے I.T ڈیپارٹمنٹ دِن بہ دِن ہمیں عِلمِ دین سیکھنے کے آسان ذرائع فراہم کرنے میں مَصرُوف ہے۔ سینکڑوں کتب ورسائل پر مشتمل **المدینہ آن لائن لائبریری** جو پہلے صرف ڈیسک ٹاپ ورژن **(Desktop version)** میں تھی، اب ویب ورژن **(Web version)** میں لائیو **(Live)** کر دی گئی ہے۔

المدینہ آن لائن لائبریری میں مکتبۃ المدینہ کی مختلف موضوعات (مثلاً قرآن وسُنّت، عقائدِ اسلام، فقہ و فتاویٰ، اسلامی تعلیمات، اخلاق و آداب، سیرتِ رسولِ عربی، سیرتِ امہاتُ المؤمنین، سیرتِ صحابہ و صحابیات، سیرتِ اولیائے کرام، سیرتِ امیرِ اہلسنت، ملفوظاتِ امیرِ اہلسنت اور فیضانِ

مدنی مذاکرہ، اوراد ووَظائف اور نعتیہ کلام وغیرہ) پر مبنی کتب و رسائل موجود ہیں۔ **المدینہ آن لائن لائبریری** سے فائدہ اُٹھانے کے لئے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ

www.dawateislami.net/bookslibrary

وزٹ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

جنازے کے بارے میں سنتیں اور آداب

2 فرامینِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم: (1): جسے کسی جنازے کی خبر ملے وہ میّت کے گھر والوں کے پاس جاکر ان سے تعزیت کرے اللہ پاک اس کے لئے 1 قیراط ثواب لکھے، پھر اگر جنازے کے ساتھ جائے تو اللہ پاک 2 قیراط اَجر لکھے، پھر اُس پر نماز پڑھے تو 3 قیراط، پھر دَفن میں حاضر ہو تو 4 اور ہر قیراط کوہِ اُحد (یعنی اُحد پہاڑ) کے برابر ہے۔[2] **(2):** جب کوئی جنتی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اللہ پاک حیا فرماتا ہے کہ اُن لوگوں

---

1 ... مشکوٰۃ، کتاب: الْاِیمان، باب: الْاِعْتِصام، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 175۔

2 ... عمدۃ القاری، جلد: 1، صفحہ: 400، تحت الحدیث: 47۔

کو عذاب دے جو اِس کا جنازہ لے کر چلے اور جو اِس کے پیچھے چلے اور جنہوں نے اِس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔[1]

اے عاشقانِ رسول! حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو بعدِ وفات کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا سلوک فرمایا؟ کہا: ایک کلمے کی وجہ سے بخش دیا جو حضرتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ جنازہ دیکھ کر کہا کرتے تھے۔ (وہ کلمہ یہ ہے:) سُبْحٰنَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْت لہٰذا میں بھی جنازہ دیکھ کر یہی کہا کرتا تھا، یہ کلمہ (کہنے) کے سبب اللہ پاک نے مجھے بخش دیا ❁ جنازے میں اللہ پاک کو راضی کرنے، نمازِ جنازہ کے فرض کی ادائیگی، عبرت حاصل کرنے، میِّت اور اس کے عزیزوں کی دلجوئی کرنے وغیرہ اچھی اچھی نیتوں سے شرکت کرنی چاہیے ❁ جنازے کو کندھا دینا ثواب کا کام ہے، نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سعد بن معاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا جنازہ اٹھایا تھا ❁ چھوٹے بچے کا جنازہ اگر ایک شخص ہاتھ پر اُٹھا کر لے چلے تو حرج نہیں اور یکے بعد دیگرے (یعنی ایک کے بعد دوسرے) لوگ ہاتھوں میں لیتے رہیں ❁ عورَتوں کو (بچہ ہو یا بڑا کسی کے بھی) جنازے کے ساتھ جانا ناجائز و ممنوع ہے ❁ شوہر اپنی بیوی کے جنازے کو کندھا بھی دے سکتا ہے، قَبْر میں بھی اُتار سکتا ہے اور منہ بھی دیکھ سکتا ہے صرف غسل دینے اور بلا حائل (مثلاً بغیر کپڑے کے) بدن کو چھونے کی ممانعت ہے ❁ جنازے کے ساتھ بلند آواز سے کلمۂ طیّبہ یا کلمۂ شہادت یا حمد و نعت وغیرہ پڑھنا جائز ہے۔[2]

جنازہ آگے آگے کہہ رہا ہے اے جہاں والو! | مرے پیچھے چلے آؤ تمہارا رہنما میں ہوں

---

1 … مسند فردوس، جلد:1، صفحہ:282، حدیث:1108۔

2 … 550 سنتیں اور آداب، صفحہ:80 تا 83، ملتقطاً۔

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمائیے اور پڑھئے، سنّتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

دردِ سر ہو اگر، دُکھ رہی ہو کمر	پاؤ گے صحّتیں قافلے میں چلو
ہے طلب دید کی، دید کی عید کی	کیا عجب وہ دِکھیں قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1) شبِ جمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اُسے قبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

---

(1)... اَفْضَلُ الصَّلَاۃ، صفحہ:151، خلاصۃً۔

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (1)

﴾3﴿ رَحمت کے سَتّر (70) دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرودِپاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (2)

﴾4﴿ چھ (6) لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہِ

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ۶ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (3)

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ

---

1 …اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔
2 …قَوْلُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
3 …اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔

اللہ عَنْہُ کے درمیان بٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کرام علیہم الرِّضوان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے ! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شخص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(حِلم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

---

1 ...قَوْلُ البَدِیع، باب اَوَّل، صفحہ: 125۔

2 ...التر غیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعَاء، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔

3 ...مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الاَدْعِیَۃ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[1]

1... تاریخ ابنِ عَساکِر، جلد:19، صفحہ:155، حدیث:4415۔